Regd. No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

یوم :- یکشنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۹ تبوک ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۵۵

269

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے پروڈا کی منسوخی کے متعلق بل بھی منظور کر لیا!

کراچی ۱۸ ستمبر۔ آج مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں پروڈا کی منسوخی کے متعلق مسٹر ہاشم گزدر کا بل منظور کر لیا گیا۔ پارٹی نے یہ مان لیا ہے کہ اس بل کا نفاذ اس وقت سے ہوگا۔ جب پارلیمنٹ اسے منظور کرے گی۔ پچھلی سزاؤں اور پروڈا کے تحت چلائے جانیوالے موجودہ مقدموں پر اس بل کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۱۸ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج حضرت میاں صاحب کی عام طبیعت اچھی رہی نقرس کی تکلیف میں بھی کچھ کمی ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحتیابی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

فوج کے افسروں کو اسلامی نظریۂ حیات کی سربلندی کیلئے اپنے آپکو وقف کر دینا چاہیئے

ملٹری اکیڈمی کاکول میں کمیشن یافتہ افسروں سے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کا خطاب

کاکول ۱۸ ستمبر۔ آج گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ملٹری اکیڈمی کاکول میں کمیشن یافتہ افسروں سے خطاب کیا اور کیڈٹوں کے دسویں گروپ کی سلامی لی۔ کمیشن یافتہ افسروں سے خطاب کرتے ہوئے گورنر جنرل نے کہا کہ اسلام نے جو نظریۂ حیات پیش کیا ہے۔ وہ اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ فوج کے افسروں کو اس نظریہ کو سربلند کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دینی چاہئیں مسٹر غلام محمد نے کہا کہ پاکستانی فوج کے افسروں کا کام بڑی ذمہ داری کا کام ہے کیونکہ پاکستان کی سالمیت کو قائم رکھنا انہیں کے فرائض میں شامل ہے۔ اسلامی نظریات کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے کہا کہ ہر سپاہی کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے نظریات کو زندہ رکھے۔ اسلام کی نظر میں کردار کی بڑی اہمیت ہے اسلئے کردار کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ علم کے ساتھ ساتھ انہیں کردار اور تجربہ کی دولت سے بھی مالا مال ہونا ضروری ہے۔ مسٹر غلام محمد نے کہا کہ افسر کیڈٹوں کو اپنے اندر رواداری کا جذبہ پیدا کرنا اور دوسروں کی رائے کا احترام کرنا بھی چاہیئے۔ افسروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماتحتوں سے ذاتی واقفیت پیدا کریں اور ان کی تکلیفوں کو دور کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔

مشرقی تبت کے لوگوں نے چینی فوج کے خلاف بغاوت کر دی

کلکتہ ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تبت کے مشرقی علاقے کے باشندوں نے چینی قابض فوجوں کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ تبت کے مشرقی علاقے سے جو اطلاعات ہندوستان کی سرحد پر موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کے باشندوں اور چینی قابض فوج میں کئی خونی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ چینی حکام نے اس علاقہ میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا ہے اور بغاوت کو دبانے کے لئے کمک منگائی ہے۔ ادھر ہندوستان نے تبت میں فوجی سامان اور گولہ بارود بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس سے قبل تبت میں فوجی سامان لے جایا جا سکتا تھا۔

سیونگ بنک میں دو آدمی مشترکہ طور پہ حساب کھول سکیں گے

کراچی ۱۸ ستمبر۔ ڈاکخانہ کے سیونگز بنک میں روپیہ جمع کرانے والوں کو مزید سہولت دینے کی خاطر یہ اجازت دیدی گئی ہے کہ دو آدمیوں کے نام سے مشترکہ حساب کھولا جا سکتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر دونوں یا ان میں سے ایک آدمی یا ان کا ایجنٹ روپیہ نکلوا سکے گا۔ پاکستان کے دونوں حصوں میں چھ سو اور ڈاکخانوں کو سیونگ بنک کا حساب رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے یہ ڈاکخانے عموماً دیہاتوں میں کھولے گئے ہیں جس سے دیہاتی باشندوں کو روپیہ جمع کرانے میں بڑی سہولت ہوگی۔

ہندوستانی پارلیمنٹ میں شادی بل کی منظوری

یہ بل مسلمانوں کے پرسنل لاء کے سراسر خلاف ہے

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں شادی کا خاص بل منظور کر لیا گیا جو مسلمانوں کے پرسنل لاء کے سراسر خلاف ہے۔ اس بل کی رو سے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ممانعت ہوگی۔ باہمی رنجش کی صورت میں طلاق کی اجازت ہوگی سول میرج کی اجازت بھی ہوگی۔ آخری دفعہ کی رو سے ہندوؤں اور دوسرے فرقوں کے درمیان شادی بیاہ کرنے کا راستہ صاف کر دیا گیا ہے پنڈت نہرو نے بھی کہا ہے کہ اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ ہندوؤں اور دوسرے فرقوں کے درمیان سے روکاوٹیں ہٹا دی جائیں۔

★ نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ ہندوستانی مسلمانوں پر اس ظلم و ستم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جمعیۃ العلماء ہند کا ایک وفد آج پنڈت نہرو سے ملنے والا تھا۔

فرانس مغربی جرمنی کو معاہدہ برسلز میں شریک کرنے پر آمادہ ہے

پیرس ۱۸ ستمبر۔ فرانس کے وزیر اعظم مسٹر مانڈیز فرانس نے کہا ہے کہ فرانس معاہدہ برسلز میں مغربی جرمنی کو شریک کرنے پر آمادہ ہے لیکن فوری طور پر اسے معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شریک کرنے پر رضامند نہیں ہوگا

کیلاش ناتھ کاٹجو سری نگر میں

سری نگر ۱۸ ستمبر۔ ہندوستان کی ریاستوں کے وزیر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کل یکایک سری نگر پہنچ گئے۔ ان کے وہاں جانے کا پہلے سے کوئی اعلان نہیں ہوا تھا۔

مسلح آدمیوں نے جیل سے ایک گروہ کو چھڑا لیا

نیروبی ۱۸ ستمبر۔ کل رات نیروبی سے تین میل دور چالیس مسلح آدمیوں نے ایک جیل سے ایک گروہ کو چھڑا لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گروہ دہشت پسندوں کا تھا۔

پنجاب میں مزید تیل دستیاب ہوا ہے

پارلیمنٹ میں وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان کا انکشاف

کراچی ۱۸ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ کے اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران میں وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان نے بتایا کہ پنجاب میں مزید تیل دستیاب ہوا ہے۔ انہوں نے تیل کے وسائل کو ترقی دینے کے متعلق مسٹر نور احمد کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ سلہٹ کے علاقہ میں تیل کی چھان بین کی گئی ہے۔ اور عنقریب وہاں ایک کنواں کھودا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ اور کنووں کی کھدائی اگلے سال کے اوائل سے شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ۱۹۴۹ء کے مقابلہ میں پچھلے سال دگنا تیل نکالا گیا۔ پچھلے سال تیل کی پیداوار پندرہ لاکھ پیپے تھی۔ جبکہ ۱۹۴۹ء میں یہ پیداوار آٹھ لاکھ بیس ہزار پیپے تھی۔ خان عبدالقیوم خان نے بتایا کہ پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے تین غیر ملکی کمپنیوں نے درخواست دی ہے۔ وزیر صحت ڈاکٹر عبدالمطلب مالک نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ کراچی میں نرسوں کی ٹریننگ کے لئے ایک کالج کھولا جا رہا ہے۔ سوالات کے وقفہ کے بعد ویدوں، طبیبوں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کے بل کی بعض دفعات منظور کی گئیں ایوان نے پروفیسر راج کمار چکرورتی کی یہ ترمیم منظور کر لی کہ رجسٹریشن کے دونوں بورڈوں کا مرکزی دفتر کراچی میں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اپنی ترمیم میں یہ بھی کہا تھا کہ رجسٹریشن کی درخواستیں وصول کرنے کے لئے ڈھاکہ میں ایک علاقائی دفتر بھی ہونا چاہیئے۔ مسٹر دھرنیدر ناتھ دت کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی گئی کہ وید کا مطب کوئی رانج بھی لیا جائے۔

چھپوا کر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے

احباب جلد سے جلد چندہ جمع کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍۹؍۵۴ میں مصیبت زدگان مشرقی بنگال کی امداد کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مشرقی بنگال میں نہایت وسیع پیمانے پر سیلاب آتے ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں ہمہ گیر تباہی ہوئی ہے۔ ہم جو مغربی پاکستان میں بسنے والے پاکستانی ہیں۔ ہمارے دل میں سیلاب زدگان کی ہمدردی اور امداد کا جذبہ پورے جوش کے ساتھ موجزن ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ حب الوطن من الایمان۔ پس ہماری حب الوطنی کا تقاضا ہے۔ کہ ہم مصیبت زدہ وطنی بھائیوں کی امداد کریں تا وہ یہ محسوس نہ کریں۔ کہ دکھ اور مصیبت کے وقت انہیں کسی نے پوچھا نہیں۔

حضرت اقدس کا خطبہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مندرجہ بالا ملخص درج کرتے ہوئے جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ امراء جماعت وصدر صاحبان اور سیکرٹریان مال اس ضمن میں چندہ جمع کر کے فوری طور پر بھجوائیں۔ یہ رقوم امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال کے کھاتہ امانت میں جمع ہوں گی۔ روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوایا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس تحریک کا روپیہ فوری طور پر جمع ہونا چاہیئے۔ اس میں تاخیر مناسب نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے سچی محنت کی ضرورت

قابل توجہ عہدیداران جماعت احمدیہ

اس وقت زمانہ نے جو حالات میں تغیر پیدا کیا ہے۔ جس سے کوئی متنفس اثر قبول کرنے سے باہر نہیں رہ سکتا۔ اس کا اثر جماعتوں کے افراد پر بھی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ دینی رغبت اور دینی امور میں انہماک کم نظر آتا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پہلے کی سی صورت نہیں ہے پہلے اگر نماز باجماعت اور چندہ کی ادائیگی میں دوام اور استقامت کی صورت تھی۔ تو ساتھ یہ جذبہ تھا۔ کہ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم نے خدا کے فریضہ کو ادا کر دیا۔ اور یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس میں ہماری فلاح وبہبود ہے۔ مگر اب رپورٹوں اور جماعتوں کے معائنہ جات سے ایسے افراد بھی ملتے ہیں۔ کہ نماز باجماعت کے معاملہ میں غافل ہیں۔ اور چندوں کی ادائیگی سے لاپرواہ۔ اور ان فرائض کو ثانوی خیال کیا جاتا ہے۔ ان حالات میں جماعت کے عہدیداران کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ احباب کی اصلاح کے لئے سچی محنت کریں۔ اور قربانی کر کے نیک نمونہ قائم کریں۔ اور اپنے بھائیوں کو راہ راست پر لاویں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو کامیابی ہوئی تھی۔ تو اس میں یہ راز تھا۔ کہ آنجناب دعاؤں کے علاوہ سچی محنت فرماتے تھے۔ اور لوگوں کو ہدایت پر لانے کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں کامیابی حاصل ہوتی تھی۔ قرآن کریم اس امر کی شہادت دیتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین کہ اے رسول شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ اس لئے کہ لوگ ایماندار کیوں نہیں ہوتے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کو ایماندار بنانے کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالتے تھے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔ تنام عینیہ ولا ینام قلبہ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں۔ لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ جس امر کو لیتے تھے۔ رات دن اس کا دھیان رکھتے تھے۔ اور کامیابی کے لئے اسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم کی آیت کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء (بنی اسرائیل) سے ثابت ہے کہ دینی و دنیاوی ہر دو میں کامیابی کے لئے سچی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

نظارت ہذا عہدیداران کی خدمت میں درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ احباب جماعت کی تنظیم اور تعلیم اور دینی امور میں دلچسپی کو سچی محنت کر کے قائم کریں۔ اور مرکز میں رپورٹیں بھی بھجوائیں تا کہ معلوم ہو۔ کہ جماعتوں میں کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ دعاؤں سے بھی کام لیں۔ کان اللہ معکم۔ (ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

(۱) ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے بجٹ کے فارم پُر ہو کر نہیں آئے۔ ایسی مجالس کے قائدین جنہوں نے ابھی تک یہ فارم نہیں بھجوائے۔ فوری توجہ کریں۔ اور بجٹ آمد تشخیص کر کے جلد تر بھجوا دیں۔ (۲) بہت کم مجالس کی طرف سے نمائندگان شوریٰ کی اطلاع ملی ہے۔ گو اس کے لئے ابھی وقت ہے۔ آخری تاریخ ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء مقرر ہے۔ مگر کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سے قبل نمائندگان کا انتخاب ہو جائے۔

(۳) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے بارہ میں بھی بہت کم اطلاع ملی ہے۔ انتظامات کی سہولت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ایسی اطلاع قبل از وقت مل جائے۔ جملہ مجالس اس طرف توجہ فرمائیں۔

(۴) مجالس ابھی سے پڑتال کریں۔ کہ کیا ہر خادم کے پاس اس کا سامان جس کا الفضل اور خالد کے ذریعہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ موجود ہے۔ اگر نہیں۔ تو انہیں تحریک کریں کہ وہ قلیل ترین عرصہ میں یہ چیزیں تیار کر لیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ کے لئے خدمت خلق کا بہترین موقعہ

مشرقی بنگال میں جو سیلاب آیا ہے۔ اس کی تفصیلات کا ہر بہن کو علم ہو چکا ہے۔ لاکھوں مرد عورتیں اور بچے بے گھر ہو گئے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ یہ لوگ سخت تکلیف کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اس سے بہتر خدمتِ خلق کا موقعہ کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ان کی مدد کریں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ چندہ جلد سے جلد جمع کیا جائے۔ جو کچھ ہے نقد دے دیں۔ وعدوں کا وقت نہیں۔

پس تمام لجنات اماء اللہ مغربی پاکستان اپنے اپنے مقام پر فوری طور پر چندہ جمع کر کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائیں۔ تا کہ لجنات اماء اللہ مغربی پاکستان کی طرف سے مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بھجوایا جا سکے۔ فوری عمل کا وقت ہے۔ ہرگز سستی نہ کریں۔ اور جلد سے جلد چندہ بھجوائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

داخلہ میڈیکل ایڈیالوجی والیکٹرالوجی کلاس

کورس ۹ ماہ فیس -/۱۰۰ روپیہ۔ درخواستیں بنام پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ۲۵؍۹؍۵۴ تک مطلوب۔ شرائط: میڈیکل گریجوایٹ پنجاب۔ صوبہ سرحد ومشرقی پاکستان رہائش کا انتظام بذمہ امیدوار (رسول لاہور ۱۵؍۹؍۵۴)

داخلہ کالج لاہور

ایف ای۔ ایل میں کل تین عدد امیدوار لئے جاویں گے۔ درخواستیں بنام پرنسپل مجوزہ فارم پر جو دفتر کالج سے ملتی ہیں۔ ۸؍۱۰؍۵۴ تک مطلوب۔ بی۔اے ڈگری اور سرٹیفکیٹس چال چلن وکھیل و انعامات تقاریر و دو عدد فوٹو پاسپورٹ سائز ہمراہ درخواست ہوں۔ رسول لاہور ۱۵؍۹؍۵۴)

داخلہ برائے ڈپلومہ آف تھلمالوجی

کورس یک سالہ۔ فیس -/۲۰۰ روپیہ پیشگی۔ درخواستیں بنام پرنسپل میڈیکل کالج لاہور۔ ۲۵؍۹؍۵۴ تک۔ شرط میڈیکل گریجوایٹ۔ انتظام رہائش بذمہ امیدوار۔ (رسول لاہور ۱۵؍۹؍۵۴)

(ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

درخواست دعاء

میرا لڑکا عزیز منظر محمود میکینیکل انجینئرنگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کینیڈا روانہ ہو گیا ہے۔ اور اس سے قبل ہی میری لڑکی خورشید انور تنویر ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی کرنے لنڈن جا چکی ہے۔ ان سے پہلے اصغر محمود بھی تعلیم کے لئے لنڈن گیا ہوا ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خداوند کریم ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور وہ دین اور دنیا میں کامران ہوں۔ اور اپنے خاندان اور سلسلہ کے لئے عزت کا موجب ہوں۔ آمین

والدہ ڈاکٹر اختر محمود ۱۲ ہال روڈ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۶ء

تین اہم خبریں

آج کے اخبارات میں تین ایسی اہم خبریں شائع ہوئی ہیں۔ جن کا تعلق عموماً تمام عالم اسلامی سے ہے۔ جن میں سے دو خاص طور پر پاکستان کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اول یہ کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں یو۔ این۔ او پر زور دیں گے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بحث کے لئے جلد از جلد موقعہ پیدا کرے۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہ اس ہفتہ کے آخر میں یا آئندہ ہفتہ کے شروع میں حکومت پاکستان کا مراسلہ پیش کریں گے تو وہ ساتھ ہی اس بات پر زور دیں گے۔ کہ اس معاملہ کو جلد از جلد لیا جائے۔ اور اس بات پر زور دیں گے۔ کہ اپنی ابتدائی قراردادوں کے ظاہر و معنوی مفہومات کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے حفاظتی کونسل جلد از جلد کوئی مناسب اور مضبوط قدم اٹھائے پاکستان کی طرف سے اپنے مراسلہ میں اس امر کی شکایت کرکے کہ بھارت نے ہر قدم پر اپنے معہودہ شرائط پر عمل کرنے سے انکار کیا ہے۔ حفاظتی کونسل کے نوٹس میں یہ امر لایا گیا ہے۔ کہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں عوام کے جذبات بہت مشتعل ہو رہے ہیں۔ اور اگر اس مسئلہ کو جمہوری طریقہ سے حل کرنے کے لئے کوئی فوری طور پر اقدام نہ کیا گیا۔ تو یہ مشکل صورت حال بالکل قابو سے باہر ہو جائیگی۔

ریاست جموں و کشمیر میں ۸۵ فیصدی مسلمانوں کی آبادی ہے۔ جس کا حکمران ایک ڈوگرہ ہندو تھا۔ ریاست کی تقریباً تمام سرحد پاکستان سے ملتی ہے۔ اور چونکہ اس کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے۔ اس لئے اس کی تمام معاشی اور معاشرتی بہبودی پاکستان کے ساتھ وابستہ ہے تقسیم ملک کے وقت ریاستوں کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ دونوں ملکوں میں سے چاہے جس کے ساتھ اپنا الحاق کر لیں۔ اس کا مقصد بظاہر یہی تھا کہ دونوں ملکوں میں سے جس ریاست کے معاشی و معاشرتی اور جغرافیائی تعلقات کسی کے ساتھ ہوں گے۔ قدرتاً اسی کے ساتھ وہ ریاست بھی ملحق ہوگی:

جونا گڑھ۔ مناور۔ حیدر آباد دکن ایسی ریاستیں تھیں جن میں زیادہ آبادی غیر مسلموں کی تھی۔ مگر جن کے حکمران مسلمان تھے اور سرحد بھارت سے ملتی تھی۔ بھارت نے ایسی تمام ریاستوں پر تو فوجی کارروائی کرکے قبضہ کر لیا۔ اور حکمرانوں کی رضامندی کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ مگر کشمیر میں اس اصول کے بالکل الٹ مہاراجہ سے جو ہندو تھا سازش کرکے اپنی فوجیں ملک میں داخل کر دیں دراصل یہ ایک ایسی سازش تھی۔ جو برطانیہ کی مزدور حکومت اور کانگریس نے تقسیم سے پہلے ہی کر رکھی تھی۔ اور اسی غرض کے حصول کے لئے گورداسپور کے ضلع کا اکثر حصہ جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی "Other Factors" کے بہانے سے بھارت میں بنیادی اصول کے خلاف شامل کر دیا گیا۔ تاکہ کشمیر کی سرحد بھارت سے بھی مل جائے

لارڈ مونٹ بیٹن نے جو اس وقت بھارت کا گورنر جنرل تھا ریاست پر قبضہ کرتے وقت اعلان کیا کہ یہ قبضہ عارضی ہے فیصلہ استصواب رائے سے کیا جائے گا۔ کشمیریوں نے ملک کو مہاراجہ سے آزاد کرانے کے لئے آزاد کشمیر حکومت کی طرح ڈال رکھی تھی۔ جس سے بھارتی فوجوں نے ٹکر لینی تھی۔ جب بھارت نے آزاد فوج کا پلہ بھاری دیکھا تو اس نے یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل میں پاکستان کے خلاف دعوے دائر کر دیا۔ کہ وہ آزاد فوج کو مدد دے رہا ہے۔ جب پاکستان کے وزیر خارجہ نے حفاظتی کونسل میں بھارت کے عزائم کی پردہ کشائی کی تو اس کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ آخر حفاظتی کونسل میں ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس کے رو سے کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے عمل میں لانا قرار پایا۔

قرارداد کی منظوری کو آج چھ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ وہ دن اور یہ دن بھارت نے طرح طرح کے حیل و حجت سے استصواب رائے نہیں ہونے دیا۔ اور قرارداد کے شرائط کے خلاف ایسی کارروائیاں کرتا چلا گیا ہے۔ جس سے اس کے قدم ریاست میں زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتے چلے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ حفاظتی کونسل نے دونوں کو باہم بات چیت کرکے فیصلہ کرنے کو کہا تو بھارت نے اس کو بھی اب امریکی امداد کے عذر سے ناکام بنا دیا ہے۔ اس لئے پاکستان کے پاس اسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ کہ وہ دوبارہ حفاظتی کونسل کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ اور اس کو ٹھوس مؤثر اقدام کرنے پر مجبور کرے یو۔ این۔ او کے چارٹر کے مطابق حفاظتی کونسل بھارت پر ایسی پابندیاں لگا سکتی ہے۔ کہ وہ مجبور ہو کر اپنے وعدے پورے کرنے پر تیار ہو جائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ حفاظتی کونسل کیا اقدام کرتی ہے۔

دوسری اہم خبر جس کا پاکستان سے خصوصی اور تمام عالم اسلام سے عمومی تعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ ممکن ہے آج پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور افغانستان کے وزیر خارجہ سردار نعیم خاں کے درمیان جو یو۔ این۔ او میں جانے کے لئے آج کراچی کے راستہ سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات پر کوئی اعلےٰ سطح پر بات چیت ہو یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ پاکستان کا یہ قریب ترین مسلم ہمسایہ ملک پاکستان سے خواہ مخواہ معاندانہ روش اختیار کئے ہوئے ہے۔ حالانکہ دونوں کے خوشگوار تعلقات عالم اسلامی کے مفاد کے پیش نظر نہایت ضروری ہیں۔ افغانستان کا مطالبہ پختونستان محض ایک سٹنٹ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ دونوں ملک اسلام کے اصولوں کی پابندی کے دعویدار ہیں جن کی رو سے جغرافیائی، رقبائی، نسلی اور لونی امتیازات کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ پاکستان کے وزیر اعظم اور افغانستان کے وزیر خارجہ کی ملاقات دونوں ملکوں کے باہمی اختلافات کو ہموار کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگی۔

آخری مگر اہم ترین تیسری خبر جس کا عالم اسلامی پر بے حد اثر پڑنے کی توقع ہے۔ یہ ہے کہ کرنل انور سعادت نے جو کانگریس کے عارضی جنرل سکرٹری ہیں قاہرہ میں ایک بھرپور پریس کانفرنس میں کہ جو منعقد کی جانے والی سالانہ مسلم کانگریس کے چارٹر کا مسودہ پیش کر دیا ہے۔

چارٹر کے دو حصے ہیں۔ (الف) اور (ب)

(الف) اغراض و مقاصد (۱) تمام رذائل سے پاک اسلامی ثقافت کی نشر و اشاعت مسلمانوں کو پوری پوری طرح اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق پر عامل ہونے کے لئے تیار کرنا۔ اور ان کے تعلیمی اور معاشرتی معیاروں کو بلند کرنا

(۲) ہر مسلم قوم کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مالی اور انتظامی تنظام کے برپا کرنے میں امداد باہمی جو اس کی وسعت و امکانات کے ساتھ مطابقت رکھے۔ تاکہ وہ اسلامی اقوام کی برادری میں اپنے فرائض ادا کر سکے:

(۳) تمام اسلامی اقوام کی اقتصادی پیداوار کی تنظیم دینا تاکہ تمام اسلامی ممالک کے اقتصادی امکانات کو بروئے کار لانے کے لئے باہم تعاون کیا جا سکے:

(۴) مسلم کانگریس عرب لیگ اور دنیا کی دیگر تمام اسلامی تنظیموں کے ساتھ ان مقاصد کے حصول کے لئے تعاون کرے گی۔

(۵) مسلم کانگریس اپنی تعلیمی اقتصادی اور معاشی سرگرمیوں میں ایسی تمام بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرے گی۔ جن کے اصول اس سے ملتے جلتے ہوں گے۔ مثلاً ایشیائی افریقی بلاک۔ انجمن اقوام متحدہ وغیرہ

ہم اس پر مفصل تبصرہ پھر کبھی کریں گے:

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ جلسہ

لاہور ۱۷ ستمبر۔ آج نماز جمعہ کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار اجلاس زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے قائد کا انتخاب عمل میں آیا۔ رائے شماری کے بعد صاحب صدر نے اعلان کیا کہ کثرت رائے موجودہ قائد لاہور مکرم محمد سعید احمد صاحب کے حق میں ہے۔ ان کا نام بغرض منظوری مرکز میں بھیج دیا جائے گا۔ انتخاب سے قبل مکرم سید بہادل شاہ صاحب نے شرائط انتخاب پڑھ کر سنائیں۔

بعد ازاں مکرم محمد اقبال صاحب نے اپنے ایک ذاتی واقعہ کی روشنی میں بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کس طرح بنی نوع انسان سے غیر معمولی ہمدردی اور محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے خدام کو تلقین فرمائی کہ وہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیروی کریں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں۔ کہ وہ فی الحقیقت حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت ہیں۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب نے اسلامی شعائر کے موضوع پر تقریر فرمائی اور خدام کو باطنی اور ظاہری دونوں لحاظ سے اسلامی شعائر اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

ستمبر کا مہینہ نصف سے زائد گزر چکا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ میں قائد اور زعیم کا انتخاب حسب قواعد اسی ماہ کے آخر تک ہو جانا ضروری ہے۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ جملہ قائدین اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور انتخابات کو وقت مقررہ کے اندر اندر مکمل کرکے مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حصولِ علم کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

اور

دورِ اوّل کے مسلمانوں کا شاندار نظام تعلیم

(۳)

خورشید احمد

طریقہ تعلیم

"لیکچروں کے درمیانی وقفہ کے متعلق کوئی خاص ٹائم ٹیبل نہ تھا۔ ہر ایک استاد اپنی مرضی سے درس کا وقت مقرر کرتا۔ بعض استاد ہر روز لیکچر دیتے۔ بعض ہفتہ میں صرف ایک بار۔ . . . . لیکچر جب مسجد میں ہوتے۔ تو نماز کے وقت بند کر دیئے جاتے۔ معلوم ہوتا ہے موسمی تعطیلات کا دستور نہ تھا۔ غالباً تعطیلات لیکچروں کی طوالت پر منحصر ہوتی تھیں۔ ریختہ کار پروفیسروں کو کتابیں عموماً حفظ ہوتی تھیں اور لیکچر ہال میں داخل ہو کر اگر یاد آئے کہ کتابیں گھر بھول آئے ہیں۔ تو اس سے ان کو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔ . . . . لیکچر اکثر لکھا دیئے جاتے تھے۔ اس کا بہت التزام تھا۔ کہ سامعین جلد جلد لکھیں۔ نیشاپور میں سلوکیہ کے لیکچر ہال میں پانچ دواتیں ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ اگر کوئی طالب علم لکھنے میں کوتاہی کرتا تو اس کو زجر و توبیخ ہوتی تھی۔ . . . . استاد صرف لیکچروں پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس کی بھی احتیاط رکھتے تھے۔ کہ سبق طلباء کی سمجھ میں آ جائے۔ اور ان کو ذہن نشین ہو جائے۔ اس غرض کے لئے باہم گفت و شنید ہوتی تھی۔ استاد طلباء سے سوال کرتا تھا۔ اور طلباء سے ایک دوسرے پر سوال کراتا تھا۔ . . . . . . ابتدائے اسلام میں ہی امام زہری نے جو اولین اساتذہ میں سے تھے نمونہ قائم کر کے دکھلا دیا۔ کہ کس طرح بحث و مباحثہ اور گفت و شنید کے ذریعے تعلیم دی جا سکتی ہے۔ . . . . . . حلقے میں آپ ہر ایک لڑکے جوان اور بوڑھے سے سوال کرتے تھے۔ اور کسی کو نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ اس پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے۔ کہ مسجد میں ہی ایسا کریں۔ بلکہ لوگوں کے گھروں میں جا کر ان سے بات چیت کرتے۔ ان کو علمی مسائل سمجھاتے۔ اور سبق کی مشکلات صاف کرتے تھے۔ نووی کی روایت ہے کہ امام موصوف انصاریوں کے گھروں میں جاتے۔ اور بوڑھی عورتوں سے بھی سوال پوچھتے تعلیم اور اعادۂ اسباق کے لئے طلباء کے گھروں میں جانا نظام تعلیم کا ایک جزو بن گیا۔ جسے عادت التعلیم کہتے تھے۔ . . . . کم از کم دسویں صدی سے یہ دستور ہو گیا۔ کہ ہر ایک استاد کے ساتھ ایک "معید" رہے۔ جس کا فرض دوسرے طلباء کو سبق کے تکرار اور اعادہ میں مدد دینا تھا۔ عموماً حلقہ میں سے ہی کسی کو اس خدمت کے لئے لیا جاتا تھا۔ . . . . تعلیم کا سلسلہ لیکچر ہال سے باہر بھی جاری رہتا۔ اور طلباء استاد کی صحبت میں رہنے کی کوشش کرتے رہتے تھے . . . کوئی شوقین طالب علم ازالۂ شکوک کے لئے علی الصبح استاد کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ تو استاد ناراض بھی نہ ہوتا تھا۔ اس قسم کے طلباء کا نام بعد میں "قطرب" (یعنی غول بیابانی) پڑ گیا۔ اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ استاد مبتدیوں کو الگ پڑھاتا تھا۔ . . . . بعض اوقات استاد عام دلچسپی کے مضامین پر بھی لیکچر دیتے تھے۔" (ص ۳۵ تا ۴۱)

اخراجات اور رہائش کا انتظام

"ابتدائی عہد میں طلباء کے خورد و نوش کا انتظام بہت کم ہوتا تھا۔ اپنا خرچ عموماً وہ اپنے گھروں سے لاتے تھے۔ جو لوگ اپنے آپ کو تحصیل علم کے لئے وقف کرتے تھے۔ عموماً صاحب ثروت ہوتے تھے۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا مدارس کے قیام کے ساتھ ہی طلباء کے لئے دار الاقامۃ بھی بنا دیئے گئے تھے . . . . . تیرھویں صدی (ساتویں صدی ہجری) سے بورڈنگ ہاؤس یقیناً کھل گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ جب طلباء کے لئے جود و سخا کے دروازے نہایت بلند حوصلگی سے کھولے گئے۔ تو ان کے ساتھ استادوں کی تنخواہوں میں بھی معقول اضافہ کیا گیا مغل اور ترک سلاطین نے مسجدوں اور ان کے ساتھ وابستہ علمی درسگاہوں کو گراں مایہ اوقاف سے مالا مال کر دیا۔ . . . دار الاقامۃ کی حیثیت وہی تھی۔ جو انگلستان کی یونیورسٹیوں میں کالجوں کی ہے۔ مدارس کیا تھے شہد کی مکھیوں کے بڑے بڑے چھتے تھے۔ جن کا کام تھا کہ علم کے گلہائے رنگا رنگ سے دانش و حکمت کا شہد اکٹھا کریں۔" (ص ۴۷-۴۸)

استادوں کا ادب

"لوگ استادوں کا ادب کرتے تھے۔ ادب سے ان کو سلام کرتے تھے۔ احترام کی خاطر ان کی جلو میں چلتے تھے۔ جب استاد اپنے خچر پر سوار ہونے لگتا تھا۔ تو لوگ رکاب تھام لیتے تھے۔ . . . . . . استاد کی وفات پر اس کا سب سے عزیز شاگرد نعش کو غسل دیتا تھا۔ اور شہر کا شہر ماتم میں شریک ہوتا تھا۔" ص ۵۰

ثیاب اہل العلم

"ابتدائے اسلام میں ہی علماء اور اساتذہ کے لئے امتیازی لباس قرار دے دیا گیا تھا۔ چنانچہ ابن خلکان نے "ثیاب اہل العلم" کا ذکر کیا ہے۔ اس کی ایجاد خلیفہ ہارون رشید کے دربار کے مشہور قاضی القضاۃ ابو یوسف کی جدت طرازی کا نتیجہ تھی۔ . . . . . . اس امتیاز نے اس درجہ ترقی کی۔ کہ مختلف علوم کے فضلا کے لئے جدا جدا لباس قرار پا گئے۔ علماء کا دراز دامن اور کھلا جبّہ جس کی آستینیں بہت فراخ ہوتی تھیں ٹخنوں تک پہونچتا تھا۔ یورپ کی یونیورسٹیوں کے [illegible] پہننے کا رواج اسلامی مدارس سے ہی ماخوذ ہے۔" ص ۵۱

دورِ انحطاط

آخر میں اس قابل قدر تصنیف کا مصنف نہایت افسوس کے ساتھ مسلمانوں کے دورِ انحطاط کا ذکر کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ "افسوس کچھ مدت کے بعد یہ نقشہ بدل گیا۔ شہد کی مکھیاں نکھٹو بن گئیں۔ نظام تعلیم کا شیرازہ بکھر گیا۔ اگر میں کہہ دوں کہ پندرھویں صدی (نویں صدی ہجری) سے لیکر اسلامی مدارس کی علمی جد و جہد پر ایک خواب گراں طاری ہو گیا۔ اور قرون اولیٰ جیسی گہما گہمی قطعاً نہ رہی۔ تو اس میں کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ مسلمانوں نے خود اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ازراہِ تمسخر دار الاقامۃ کے ساکنوں کو "سوختہ یا سوفتہ" یعنی جلے ہو۔ کا لقب دے دیا۔ حالانکہ ابتدائے اسلام میں یہی لوگ طلبار متلاشی اور علم کے مجاہد کہلاتے تھے۔ . . ." (اسلامی نظام تعلیم مصنفہ ڈاکٹر دانیال ہیینے برگ (جرمن) مطبوعہ سنہ ۱۸۵۰ء مترجم فضل کریم درانی)

مذکورہ بالا اقتباس نہایت اختصار کے ساتھ منتخب کئے گئے ہیں۔ ورنہ فاضل مصنف نے بڑی تفصیل سے اور دلکش طریق سے "اسلامی نظام تعلیم" کا نقشہ کھینچا ہے۔ علاوہ بہت سی دیگر خصوصیات کے دو باتیں اسلامی نظام تعلیم میں ہمیں خاص طور پر ممتاز نظر آتی ہیں۔ اول یہ کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے علوم کے سیکھنے میں حیرت انگیز سرعت کے ساتھ ترقی کی تعلیم کے جس مرحلے پر مسلمان دو تین سو برس میں پہنچ گئے تھے۔ دوسری اقوام اس مرحلہ تک ایک ایک ہزار برس میں بھی نہ پہنچ سکیں۔ دوسری خصوصیت قابل غور یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے تحصیل علم کی راہ میں جو جو مشقتیں اور جانفشانیاں کیں۔ اور جن جن بلندیوں تک وہ پہنچ گئے۔ وہ سراسر ان کی انفرادی اور شخصی جد و جہد اور شوق کا نتیجہ تھا۔ حکومت کی کوشش کا اس میں بالکل دخل نہ تھا۔ حکومت جب کبھی دخل دیتی ہے۔ وہ مجبور ہوتی ہے۔ کہ درسگاہوں کو اپنے مصالح کے لئے استعمال کرے۔ علم کی صحیح اشاعت آزادانہ فضا میں ہی ہو سکتی ہے۔ اور مسلمانوں نے اسی فضا میں اسے حاصل کیا۔ اور پروان چڑھایا۔

امید کی روشن شعاع

مستقبل کے ان شاندار کارناموں کو دیکھ کر طبعاً خیال مسلمانوں کے موجودہ دورِ انحطاط کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور ان کارناموں پر فخر محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ حسرت و افسوس کی بھی ایک عجیب کیفیت دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اتنے شاندار آغاز کا اتنا عبرتناک انجام !!! لیکن مایوسی اور افسوس کی یہ کیفیت پیدا ہوتے ہی امید کی ایک روشن شعاع بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ احمدیت کی شعاع ہے۔ جس کے ذریعہ اسلام کو حیاتِ تازہ ملنا ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ جو لوگ احمدیت سے الگ ہو کر سوچتے اور غور کرتے ہیں۔ ان کے دل بے شک مایوسی اور حسرت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو قلوب احمدیت کے حصارِ عافیت میں داخل ہو کر سوچتے اور غور کرتے ہیں۔ ان کی امیدیں یقیناً تازہ ان کے ولولے سرگرم اور ان کے جوش زندہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس پختہ اور محکم یقین سے لبریز ہوتے ہیں۔ کہ احمدیت کے ذریعہ "جو نئی دنیا اور نیا آسمان" تعمیر ہو رہا ہے۔ اس کے اندر انشاء اللہ علم و حکمت کو پھر اگلا سا بلند اور ممتاز مقام حاصل ہو جائیگا۔

بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار

(المسیح الموعود)

سالانہ رپورٹ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اگر وقت مل سکا۔ تو بعض مجالس کو اپنی سالانہ رپورٹ سنانے کے لئے کہا جائے گا۔ اس لئے جملہ مجالس اپنی سالانہ رپورٹیں تیار کر کے ۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تا مرکزی مجموعی رپورٹ میں انہیں شامل کیا جا سکے۔ اور اپنی اس رپورٹ کی ایک نقل اپنے ساتھ اجتماع پر لائیں۔ تا کہ اگر موقع ملے۔ تو وہ اپنی رپورٹ سنا سکیں

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا: میرا بچہ مسعود احمد کچھ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ نیز میری اہلیہ بھی بیمار ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ثاقب

حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کی ہندوستان میں تشریف آوری

دو۲ سوال اور ان کے جواب

جناب شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور

سوال نمبر ا:۔ جماعت احمدیہ کا نظریہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری فلسطین سے ہجرت کرکے ہندوستان میں آگئے۔ شمال مغربی ہندوستان میں جو یہود زمانۂ قدیم سے آباد تھے۔ ان میں آپ نے اپنے دین کی اشاعت کی۔ کشمیر میں فوت ہوئے جہاں آپ کی قبر آج تک موجود ہے۔ اگر دین عیسوی کشمیر اور شمال مغربی ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں پھیلا۔ تو تاریخ یا آثار قدیمہ سے اس کی شہادت ملنی ضروری ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ بدھ مت اور ہندو مت کے آثار ملتے ہیں۔ لیکن دین عیسوی کے آثار نہیں ملتے؟

جواب:۔ حضرت مسیحؑ ناصری کی آمد ہندوستان کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ تاریخی شواہد پر مبنی ہے۔ ہندوستان کی قدیم تاریخ، آثارِ قدیمہ اور عیسائی لٹریچر کی تائید اس نظریہ کو حاصل ہے۔ دین عیسوی کے آثار قدیم ہندوستان میں ہمیں ملتے ہیں۔ مختصراً بعض تاریخی اور اکتشافاتِ اثریہ کی شہادات درج ذیل ہیں:۔

ا:۔ ہندوؤں کے قدیم مذہبی لٹریچر میں پُران تاریخی اہمیت رکھتے اور ہندوستان کی تاریخ کا ایک ماخذ ہیں۔ "بھوشیہ پران" میں راجہ شالباہن اور حضرت مسیح ناصری کی ملاقات کا ذکر موجود ہے[1]۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ملاقات ایسے مقام پر ہوئی جو کہ سرینگر کے قریب واقع ہے۔ راجہ شالباہن اور حضرت مسیحؑ ناصری ہمعصر تھے[2]۔ اس ملاقات میں حضرت مسیحؑ ناصری فرماتے ہیں کہ اہلِ وطن کے ظلم وستم کے باعث میں نے ہجرت اختیار کی۔ میں مذہب کو پاک وصاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میرا مذہب محبت، صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ میرا نام "یوسا شافت" (یوز آصف) ہے اور عیسیٰ مسیح بھی میرا نام رکھا گیا۔

---

[1] شوتا بھوشیہ مہا پران صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ء در بمبئی۔ اس حوالہ پر مفصل تبصرہ الفرقان جنوری فروری سنہ ۱۹۵۲ء میں ملاحظہ ہو۔

[2] ملاحظہ ہو Kosha سنسکرت انگلش ڈکشنری زیر لفظ "شالی واہن"

۲۔ ہندو لٹریچر کی اس قدیم شہادت کے بعد اب ہم بُدھ مذہب کے لٹریچر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تبت اور لداخ میں بدھ مذہب کے لٹریچر میں بھی مسیحؑ کی آمد ہندوستان کے آثار ملتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پروفیسر نوٹووچ کی کتاب Un Known Life of Jesus Christ ایک معرکہ کی چیز ہے۔ جس میں پروفیسر موصوف نے یہ آثار پورے طور پر جمع کر دیئے ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ہندوؤں میں یہ روایت پائی جاتی تھی کہ حضرت مسیحؑ کشمیر میں ہجرت کرکے آئے اسی طرح بدھوں میں بھی ایک یقینی تاریخی حقیقت کے طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری ہندوستان کے مختلف علاقوں میں توحید کا پرچار کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں ایک بہت بڑی شہادت پنڈت جواہر لال نہرو کی ہے۔ آپ اپنی کتاب Glimpses of World History میں لکھتے ہیں:۔

"All over central Asia, in Kashmir and Laddafh and Zibbet and even farther North, There is still a strong belief That Jesus or Isa travelled about There" (Page 84)

کہ تمام وسطی ایشیا، کشمیر، لداخ اور تبت اور اسی طرح اس سے اگلے شمالی علاقہ میں اب بھی یہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے کہ یسوع یا عیسےٰ نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا۔"

پنڈت جواہر لال نہرو کے پیش نظر قدیم ہندو اور بدھ لٹریچر کی شہادتیں اور وہ روایات ہیں جو کہ ان علاقوں میں زیادہ تر بدھوں میں اور بعض جگہ ہندوؤں میں بھی مشہور ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ جس طرح اناجیل میں حضرت مسیحؑ کے سوانح میں بعض جگہ غلط رنگ آمیزی کر دی گئی ہے۔ اسی طرح ہندو لٹریچر میں تو نہیں۔ زیادہ بدھ لٹریچر میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ ناصری بچپن میں ہندوستان آئے نہ کہ واقعۂ صلیب کے بعد۔ ہندو لٹریچر میں پُران کا مذکورہ حوالہ اس غلطی کے ازالہ کے لئے پیش نظر رہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کو جب ان کے وطن میں دشمنوں نے تکالیف پہنچائیں۔ تو وہ کشمیر میں ہجرت کرکے آگئے۔ گویا آپ واقعۂ صلیب کے بعد ہندوستان میں آئے نہ کہ پہلے

۳۔ حضرت مسیحؑ ناصری کے نقشِ قدم پر ان کے ماننے والے بھی ہندوستان میں وارد ہوئے۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اپنے متبعین سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جہاں میں جاتا ہوں۔ وہاں تمہیں بھی آنا ہوگا۔ اپنی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ اچھا ہے کہ میں جاکر تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور اگر میں جاکر تمہارے لئے جگہ تیار کر دوں۔ تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا۔ تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔"

(یوحنا ۱۴/ ۱تا۴ ترجمہ انجیل از پروفیسر ٹوری)

اس قسم کی باتوں سے یہود نے بھی یہی سمجھا کہ آپ ارض فلسطین چھوڑ جائیں گے:۔

"لوگوں نے اس کو جواب دیا۔ کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک (یروشلم میں) رہے گا پھر تو کیونکر کہتا ہے کہ ابن آدم ضرور ہی (یہاں سے) جانے والا ہے[3]۔"

(یوحنا ۱۲/ ۳۴ ترجمہ انجیل از ٹوری)

"لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ جن علاقوں میں یہودی اسباط منتشر ہیں آپ وہاں جانے والے ہیں تاکہ ان لوگوں میں بھی یہ تعلیمات پھیل سکیں۔"

(یوحنا ۷/ ۳۴)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ ناصری کی یہ سکیم تھی کہ وہ ارض فلسطین سے ہجرت کرکے ان علاقوں میں چلے جائیں

---

[3] اس موقع پر عام نسخہ ہائے انجیل میں مختلف ترجمہ دیا گیا ہے۔ پروفیسر ٹوری نے اپنے شائع کردہ ترجمۂ انجیل میں ان کی غلطی ثابت کرکے صحیح ترجمہ دیا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ الفرقان جنوری ۱۹۵۳ء

[4] یوحنا ۷/ ۳۴ (مندرجہ بالا حوالہ) کی تفسیر میں پکس تفسیر بائبل میں لکھا:۔ "قوم یہود کے سردار مسیح کو گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ مسیح اس خطرہ سے باخبر تھا وہ اپنے دوستوں کو کہتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ زیادہ دیر تک نہ رہیگا۔۔۔ شاید مسیح ان علاقوں میں جانے کے لئے سوچ رہا تھا۔ جہاں یہود جلا وطنی کے بعد بس گئے تھے۔"

جہاں یہود جلاوطنی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ آپ پہلے جاکر جگہ تیار کریں تاکہ بعد میں آپ کے ماننے والوں کا ایک حصہ بھی وہاں آسکے۔

قدیم عیسائی لٹریچر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے بعد چالیس سال کے اندر اندر آپ کے ماننے والوں کا ایک حصہ بھی جوق در جوق ہندوستان میں پہنچتا ہے۔ توما حواری تو آپ کے ساتھ ہی عازم ہندوستان ہو گئے تھے۔ یہ لوگ حواری برتلمائی کی سرکردگی میں آئے۔ ان لوگوں کے پاس آرامی زبان میں انجیل موجود تھی۔ جس کا ایک نسخہ بعد میں سکندریہ کے کتب خانہ میں لاکر رکھا گیا۔ قدیم عیسائی لٹریچر کے حوالہ جات کے لئے ملاحظہ ہو ہمتھ بائیبل ڈکشنری صفحہ ۵۲۷

کشمیر میں بہت سی ایسی قبریں ہیں جو کہ اسلامی طریق پر شمالاً جنوباً کی بجائے یہودی طریق پر شرقاً غرباً بنائی گئی ہیں۔ بعض قبروں پر عبرانی یا آرامی کے مشابہ حروف کندہ ہیں۔ اسی طرح کھدائی میں قدیم عیسائیوں کا ایک قبرستان برآمد ہوا ہے۔ الواح کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبریں حضرت مسیح ناصری کے ماننے والوں کی ہیں۔ اور یہ کہ وہ موجودہ عیسائیت سے مختلف ہیں۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے اپنی کتاب تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ دوم میں لکھتے ہیں:۔

"حال ہی میں شمالی ہندوستان سے بھی اس قسم کی صلیبیں ملی ہیں۔ یہ صلیبیں کشمیر کی قدیم قبروں میں پہاڑ کی وادی سے دستیاب ہوئی ہیں۔ ان کی بناوٹ، ان کے نقش ونگار اور الواح کی عبارت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صلیبیں نسطوری ہیں اور قبریں نسطوری مسیحیوں کی ہیں یہ امور ثابت کرتے ہیں کہ قدیم صدیوں میں کشمیر میں بھی مسیحی کلیسیائیں جابجا قائم تھیں۔ اور وہاں نسطوری مسیحی بکثرت آباد تھے" (صفحہ ۱۵)

یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے۔ کہ قدیم مسیحی موجودہ عیسائی عقائد سے مختلف عقائد رکھتے تھے۔ اسلئے ان کو روم کے پوپ نے بدعتی قرار دے رکھا تھا وہ زیادہ تر مشرقی ممالک میں پھیل گئے اور کلیسیائے روم سے اپنا تعلق منقطع کر لیا۔ عیسائی محققین جہاں مشرق میں ایسے آثار پاتے ہیں جو کہ موجودہ عیسائیت سے مختلف ہوتے ہیں وہ انکو نسطوری قرار دے دیتے ہیں۔ جیسا کہ جنوبی ہندوستان میں "توما حواری کے عیسائیوں" کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نسطوری اور یعقوبی فرقوں کے زیر اثر موجودہ عیسائیت سے مختلف عقائد رکھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اصل عیسائیت اور موجودہ عیسائیت میں بُعد المشرقین ہے۔ ہندوستان کے قدیم عیسائی حضرت مسیحؑ ناصری کی الوہیت کے قائل نہ تھے۔ وہ خالص توحید پر قائم تھے۔

نہروں اور پن چکیوں کا ملک

پھولوں ۔ پن چکیوں ۔ نہروں اور صنعتی کارخانوں کا یہ ننھا سا خاموش محنتی اور مستعد ملک جو زر برطانیہ کے بالمقابل بحیرہ شمال کے کنارے پر واقع ہے ۔ اور اپنی ان گنت آبی شاہراہوں کی بدولت اندرون یورپ کے تمام ملکوں سے براہ راست منسلک ہو جانے کی وجہ سے اندرونی یورپ کے لئے عالمی تجارت کا دروازہ بھی کہلاتا ہے ۔

یورپ کے اس سب سے چھوٹے اور خوبصورت صنعتی ملک کا رقبہ صرف تیرہ ۱۳ ہزار مربع میل (پنجاب کا ایک تہائی) ہے ۔ اس کے مستقل مزاج اور جفاکش باشندے گذشتہ ایک ہزار سال سے اپنے قریبی سمندر (بحیرۂ شمال) سے برسر پیکار ہیں ۔ اور اب تک اس جدوجہد کے ذریعہ سمندر سے ملک کے ایک تہائی رقبے کے برابر زمین چھین کر آباد کر چکے ہیں ۔

ہالینڈ کا بیشتر حصہ خشک کی ہوئی جھیلوں کھاڑیوں اور سمندری تالابوں پر مشتمل ہے ۔ ایک ہزار سال پیشتر یہ علاقہ بڑی بڑی دلدلوں جھیلوں اور کھاڑیوں پر مشتمل تھا جن میں کہیں کہیں خشک اور ویران ٹیلے ابھرے ہوئے تھے اولین آبادکاروں نے آہستہ آہستہ ٹیلوں کے مابین بند باندھ کر پن چکیوں کی مدد سے جھیلوں تالابوں ۔ کھاڑیوں اور دلدلوں کا پانی نکال کر آباد کیا ۔ اٹھارہویں صدی میں بھاپ کے انجن کی ایجاد نے ان آبادکاروں کی بڑی بہت افزائی کی ۔ اور ان کا کام آسانی اور پھرتی سے ہونے لگا ۔ انیسویں صدی کی ابتداء میں انہوں نے پہلی مرتبہ چھ سو میل مربع رقبے کی جھیل جو ایمسٹرڈم ۔ ہارلیم اور لیڈن کے درمیان واقع تھی خشک کرنے کا منصوبہ بنا کر بارہ سال کی طویل صبر آزما جدوجہد کے ساتھ اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ۔ یہ جھیل آج ملک کی سرسبز اور زرخیز ترین زمینوں میں سے ایک ہے ۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں تیل کے انجنوں کے رواج نے ملک کے لئے اس مشکل کام میں مزید آسانیاں مہیا کر دیں ۔ اور لوگوں نے آہستہ آہستہ مزید کئی سو مربع میل علاقہ اسی طرح سمندر سے چھین لیا ۔ بعد ازاں پندرہ سو چھیاسی مربع میل پر محیط خلیج زوورزی کو خشک کرنے کا عظیم منصوبہ بنایا گیا ۔ اور شمالی ہالینڈ کے ساحل سے فریسیٹ لینڈ کے ساحل تک ایک بند باندھ کر ۱۹۲۲ء میں خلیج کے پانی کو چاروں طرف سے گھیر کر پندرہ سو مربع میل سمندر کو مقید کر کے اسے جھیل بنا دیا گیا ۔ یہ جھیل خشک کرنے کے لئے گذشتہ بیس سال سے بھاپ اور ڈیزل سے چلنے والے سینکڑوں بڑے بڑے انجن مصروف عمل ہیں یہ طویل المدت منصوبے ہالینڈ کے مستقل مزاج باشندوں کی جفاکشی اور عالی ہمتی کی دلیل ہیں کوئی عجب نہیں ۔ کہ یورپ کا یہ ننھا سا ملک جو رقبے اور آبادی کے لحاظ سے پنجاب کے ایک تہائی سے بھی کم ہے ۔ تجارتی بیڑے کے بل بوتے پر جو اس وقت بھی دنیا کا پانچواں بڑا بحری بیڑہ ہے ۔ پاکستان سے رقبے میں اڑھائی گنا زیادہ بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا پر ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک قابض رہا ۔

ہالینڈ کی سمندر سے جنگ آزمائی کی تاریخ ملک کی اپنی تاریخ سے بھی پرانی ہے ۔ شروع ہی سے ہالینڈ کے باشندے اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کے لئے (جو گذشتہ پچاس سال کے اندر پچاس لاکھ سے ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے) ہمسایہ ملکوں کے خلاف جارحانہ اقدام کرنے کی بجائے سمندر سے برسر پیکار رہے ۔ اس لئے کہ اس کے تیرہ ہزار مربع میل میں ٹھنسی ہوئی ایک کروڑ نفوس کی آبادی فی مربع میل کے لحاظ سے دنیا کے تمام گنجان آباد علاقوں سے بھی گنجان ہے ۔

ہالینڈ ایسے ملک کے لئے جہاں نمک کسی قدر تیل اور معمولی قسم کے کوئلے کے علاوہ معدنیات ناپید ہیں ۔ بظاہر اعلیٰ پیمانے پر صنعتیں قائم کرنا ناممکن سی بات نظر آتی ہے ۔ مگر ہالینڈ کے اولوالعزم باشندوں نے تمام عملی رکاوٹیں عبور کر کے اپنے چھوٹے سے ملک کو صنعتی اعتبار سے اس حد تک ترقی یافتہ بنا لیا ہے ۔ کہ اس چھوٹے سے ملک میں اس وقت دنیا کی مختلف صنعتوں کے جدید ترین اور لاتعداد صنعتی کارخانوں کا جال پھیلا ہوا ہے ۔ اور آج ہالینڈ کا تجارتی بیڑہ دنیا بھر میں پانچواں بڑا تجارتی بیڑہ ہے ۔ جو دنیا بھر کے ممالک سے تجارتی ساز و سامان اور مصنوعات لا کر اپنے عظیم الشان صنعتی نظام کو چلاتا ہے ۔ اور اس کے علاوہ آبی شاہراہوں کے ذریعے اُسے اندرون یورپ کے دور دراز علاقوں تک پہنچاتا ہے ۔

یہ چھوٹا سا ملک گیارہ صوبوں پر مشتمل ہے ۔ دارالخلافہ ایمسٹرڈیم ہے ۔ مگر حکومت کے مرکزی دفاتر ہیگ میں واقع ہیں روٹرڈیم اور ایمسٹرڈیم دونوں مشہور ترین بندرگاہیں ہیں ۔

معدنیات کا فقدان!

نمک ۔ تیل اور کوئلے کی ایک محدود مقدار سے قطع نظر ہالینڈ معدنی دولت کے اعتبار سے تہی دست ہے ۔ اور اسے اپنے کئی قسم کے صنعتی کارخانوں کے لئے ہر قسم کا خام مال بڑی مقدار میں باہر سے منگوانا پڑتا ہے ۔ ملک میں ان دنوں ایک کروڑ دس لاکھ ٹن کوئلہ چھ لاکھ پچاس ہزار ٹن تیل اور چار لاکھ ٹن نمک پیدا ہوتا ہے ۔

برقی قوت

ملک میں نہریں اور دریا کافی ہیں ۔ مگر ان کی گذرگاہیں میدانی علاقے میں واقع ہیں ۔ اور ان کی روانی اتنی ہموار ہے ۔ کہ کہیں سے بھی برقی قوت پیدا نہیں کی جا سکتی ۔ اس لئے ملک میں تمام تر برقی قوت تیل کے انجنوں سے حاصل کی جاتی ہے ۔ ملک بڑھتی ہوئی صنعتی ضروریات کے لئے ۱۵۰ کلوواٹ کے موجودہ گرڈ سسٹم کو ایک نئے سٹیشن کی تعمیر سے تقویت پہنچانے کا منصوبہ مکمل کر لیا گیا ہے ۔ ملک میں عام طور پر ایندھن کے لئے کوئلہ کی گیس استعمال کی جاتی ہے ۔ گیس سپلائی کا غیر ممالک سے بھی تعلق قائم کرنے کے لئے منصوبہ بنایا جا رہا ہے ۔

صنعت

ہالینڈ کی چالیس فی صد کارکن آبادی مختلف صنعتی کارخانوں میں کام کرتی ہے ۔ جو ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ ملک میں خام مال کی قلت کے پیش نظر شاید یہ تعداد بہت زیادہ معلوم ہو ۔ مگر ہالینڈ کا جغرافیائی محل وقوع اور آبی شاہراہوں کا نظام ایسا ہے کہ ملکی صنعتوں کی پیداوار یورپ کے علاوہ سمندر پار غیر ممالک کو بآسانی برآمد کی جا سکتی ہے ۔

مزید برآں ہالینڈ سمندر کے کنارے واقع ہونے اور آبی شاہراہوں کے ذریعے اندرون یورپ سے براہ راست منسلک ہونے کی وجہ سے یورپ اور بیرونی دنیا کی تجارت میں درمیانی ایجنٹ کی حیثیت رکھتا ہے ۔

یہ ملک یورپ اور سمندر پار کے ممالک کی باہمی تجارت کا دروازہ ہے ہالینڈ کا تجارتی بیڑہ دنیا کے ہر ملک سے ضرورت کا سامان خرید کر آبی شاہراہوں کے ذریعے اندرون یورپ کے دور افتادہ مقامات تک پہنچا کر ملکی جہازران کمپنیوں تاجروں اور اپنے ایجنٹوں کے لئے بھاری منافع حاصل کرتا ہے ۔ اور ساتھ ساتھ اپنے کارخانوں کو خام صنعتی مال مہیا کرتا ہے ۔

بھاری صنعتیں اور جہازسازی

۱۹۲۴ء میں ہالینڈ میں خام لوہا پگھلانے کی پہلی بھٹی قائم کی گئی تھی ۔ آج اس ملک کے کارخانوں کا کام اس حد تک بڑھ چکا ہے ۔ کہ ہالینڈ کو خام دھات برآمد کرنا پڑتی ہے ۔ تاہم ہالینڈ کا شمار کچا لوہا برآمد کرنے والے ملکوں میں سب سے اوپر ہے ۔ ان کارخانوں میں لوہے کے علاوہ فولادی چادریں اور کچے لوہے کے پائپ بنائے جاتے ہیں حال ہی میں ان کارخانوں میں توسیع کر کے ان کی پیداوار دگنی کر دی گئی ہے ۔ مزید برآں ٹین کی چادریں بنانے کے کارخانے بھی لگائے گئے ہیں ۔ ملک کے فولادی کارخانوں کی پیداوار کا زیادہ حصہ ملک کے تین سو کے قریب جہازسازی کے کارخانوں میں کھپتی ہے ۔ جن میں چھوٹے بڑے مال اور مسافر بردار تجارتی اور دوسرے قسم کے جہاز بنائے جاتے ہیں ۔

سالانہ اجتماع ـــــ شعبۂ اطفال

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر ۲۵، ۲۶، ۲۷ نومبر ۱۹۶۴ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے ۔ حسب سابق اطفال الاحمدیہ کا بھی اجتماع ہوگا جس کا پروگرام عنقریب شائع کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائیگا ۔ اطفال کے اجتماع کی بعض ضروری شقیں درج ذیل ہیں :۔ (ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے)

تقریری مقابلے ۔ عام معلومات کے مقابلے ۔ تلاوت ۔ بیت بازی ۔ اذان ۔ حفظ قرآن کریم ۔ نماز روزہ و دیگر شرعی مسائل ۔ جھنڈا جنگ ۔ مختلف دوڑیں ۔ کبڈی ۔ فٹ بال ۔ پیغام رسانی ۔ مشاہدہ و معائنہ ۔ تیز پیدل چلنا وغیرہ قسم کے مقابلے ہوں گے ۔

اجتماع میں صرف ۷ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے اطفال شریک ہو سکیں گے بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کے ساتھ مربی کا آنا ضروری ہے ۔

اطفال کے لئے بھی خادم کا سامان ساتھ رکھنا ضروری ہے ۔ جس کی تفصیل رسالہ خالد ماہ ستمبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکی ہے ۔ بیرونی مجالس کی طرف سے آنے والے اطفال کی تعداد کے متعلق ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء تک مرکز میں اطلاع آجانی چاہیے ۔ تاکہ اس کے مطابق انتظام ہو سکے

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

برطانیہ پاکستان کو ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ قرض دیگا

ڈھاکہ ۸ ستمبر۔ صنعتی مالی کارپوریشن کے ڈائریکٹر مسٹر اصفہانی نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت پاکستان نے حکومت برطانیہ سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ قرض لینے کا سمجھوتہ کر لیا ہے۔ تاکہ اس رقم سے برطانیہ سے ضروری صنعتی مشینیں خریدی جا سکیں۔

مسٹر اصفہانی پانچ ماہ تک برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ انہوں نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ مغربی جرمنی سے کھانڈ کے ایک پورے کارخانے کی مشینیں درآمد کرنے کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کاغذ۔ پٹ سن اور انجینئرنگ کے ۲۵ جرمن ماہر بھی پاکستان پہنچ جائیں گے۔

پاکستانی وفد کولمبو جائیگا

کراچی ۸ ستمبر۔ حکومت پاکستان کی طرف سے چار ارکان کا ایک وفد عنقریب کولمبو جائے گا۔ یہ وفد کولمبو میں پاکستان اور لنکا کے مابین ایک تجارتی معاہدہ کرنے کے مسئلہ پر بات چیت کریگا۔

پاکستان میں جاپانی مصنوعات کی درآمد بڑھانے کے امکانات

لاہور ۸ ستمبر۔ جاپان کے تجارتی وفد نے آج صبح پنجاب کے بڑے بڑے صنعت کاروں اور پاکستان کے بڑے بڑے صنعتی اور تجارتی اداروں کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ آج کی ملاقات میں جاپانی نمائندوں نے پاکستان میں جاپانی مصنوعات کی درآمد بڑھانے کے امکانات پر تبادلہ خیالات کیا

جاپانی وفد کے قائد نے یقین دلایا۔ کہ جاپان پاکستان کے متعلق اپنی مصنوعات کی برآمدی پالیسی تبدیل کر دے گا۔ اور اب وہ جاپانی کپڑا بنانے والی مشینوں کے علاوہ دوسری اشیاء بھی پاکستان کو برآمد کرے گا۔ پاکستان کے تجارتی نمائندوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ دونوں ملکوں کے غیر سرکاری تجارتی اداروں کے درمیان باہمی تعاون کا جذبہ بڑھانا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے لاہور میں ایک جاپانی تجارتی قونصل کھولنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔

وزیر اعظم پاکستان ۲۲ ستمبر کو عازم امریکہ ہوجائینگے

کراچی ۸ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی ۲۲ ستمبر کو امریکہ جا رہے ہیں۔ آپ صدر آئزن ہاور کی دعوت پر امریکہ جا رہے ہیں جب سے مسٹر محمد علی نے پاکستان کی وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا ہے۔ وہ پہلی مرتبہ امریکہ جا رہے ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آپ امریکہ میں کتنا عرصہ قیام کریں گے۔ بیگم محمد علی اور وزارت خارجہ کے سیکرٹری بھی اس دورہ میں آپ کے ہمراہ ہوں گے۔

موجودہ پروگرام کے مطابق وہ امریکہ جاتے ہوئے دس دن تک لندن ٹھہریں گے۔

امریکی بچے ۵۰ ہزار ڈالر کے کپڑے مشرقی پاکستان بھیجیں گے

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ امریکہ کی جونیئر ریڈ کراس نے مشرقی پاکستان کے سیلاب سے متاثرہ بچوں کے لئے ۵۰ ہزار ڈالر کی مالیت کے کپڑوں کی پہلی قسط خرید لی ہے۔ جس کو جلد ہی پاکستان روانہ کر دیا جائے گا۔

یہ کپڑے امریکہ کے سکول کے بچوں کے چندوں سے خریدے گئے ہیں۔ ۵۰ ہزار ڈالر کی مالیت کے کپڑوں کی ترسیل کے بعد پاکستان کے لئے امریکی ریڈ کراس کی امداد کی مالیت ایک لاکھ ڈالر تک پہنچ جائے گی۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب آتے ہی امریکن ریڈ کراس نے غذائی اشیاء ادویات اور دوسرے سامان کے لئے ریڈ کراس کے جنرل فنڈ میں سے ۵۰ ہزار ڈالر کی رقم منظور کی تھی۔

میاں سعید سہگل نے "آفاق" خرید لیا

لاہور ۸ ستمبر۔ میاں سعید سہگل نے روزنامہ "آفاق" کی ملکیت کے حقوق حاصل کر لئے ہیں۔ جلد ہی یہ اخبار نئی انتظامیہ اور نئے ایڈیٹوریل سٹاف کے زیر نگرانی شائع ہونے لگے گا۔

پاکستان اور دوسرے ملکوں میں تپ دق کے خلاف مہم

جنیوا ۸ ستمبر۔ عالمی ادارہ صحت نے ۲۳ ملکوں میں وسیع پیمانے پر تپ دق کے ٹیکے لگانے کی مہم کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کی ہے۔ تپ دق کے خلاف آج تک جتنی مہم چلائی گئی ہے۔ یہ مہم غالباً ان میں سب سے بڑی ہے۔ اس مہم کے دوران میں ۱۹۵۱ء سے لیکر ۱۹۵۳ء تک ساڑھے تین کروڑ لوگوں کا طبی معائنہ کیا گیا۔ اور ایک کروڑ چالیس لاکھ لوگوں کو بی سی جی کے ٹیکے لگائے گئے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جن ملکوں میں مہم چلائی گئی۔ ان میں پاکستان۔ شام۔ طیونس۔ مراکش۔ مصر، لبنان۔ لنکا۔ ہندوستان شامل ہیں۔ اس رپورٹ میں فلسطین کے عرب مہاجرین کو تپ دق کے ٹیکے لگانے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۹۵۱ء کے بعد سے تپ دق کے خلاف ۳۰ سے زیادہ ملکوں میں مہم چلائی جا چکی ہے۔ جہاں ۹ کروڑ لوگوں کا طبی معائنہ کیا گیا۔ اور ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ لوگوں کو [illegible]

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا ضامن ہے

حفاظتی کونسل آئندہ ماہ مسئلہ کشمیر پر بحث کرے گی!

پاکستان کی طرف سے فوری طور پر مؤثر اقدام کا مطالبہ

کراچی ۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل کا اجلاس آئندہ ماہ مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے نیویارک میں منعقد ہوگا۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان رسمی طور پر اس ہفتے یا اگلے ہفتے کے شروع میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اپنی حکومت کا پیغام پہنچا کر اس مسئلے پر جلد بحث کرنے کے لئے زور دیں گے۔

باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل اس قضیہ پر جلد بحث کر کے اپنی ابتدائی قراردادوں کی تعمیل کے لئے "ٹھوس اور موزوں" کاروائی کرے۔

پاکستان نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ بھارت نے ہر مرحلے پر اپنے وعدوں سے انحراف کیا ہے۔ اگر اس قضیہ کو فوراً حل کرنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو اس امر کا امکان ہے۔ کہ موجودہ مشکل صورت حال قابو سے باہر ہو جائے گی۔

وزارت کشمیر کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر آفتاب احمد خان آئندہ ماہ کے شروع میں نیویارک جانے والے ہیں۔ آپ وزیر خارجہ پاکستان کے معاون ہوں گے

گدھ اور ہوائی جہاز کی ٹکر

کلکتہ ۸ ستمبر۔ برما کی ہوائی کمپنی کے ایک ڈکوٹا طیارے سے تین ہزار فٹ کی بلندی پر ایک گدھ ٹکرا گیا۔ گدھ کی اس ٹکر سے ونڈ اسکرین ٹوٹ گیا۔ اور گدھ پائلیٹ کے بیٹھنے کی جگہ ککپٹ میں گھس گیا۔ طیارہ کو بڑی مشکل سے ڈم ڈم کے ہوائی اڈہ پر اتارا گیا۔ ڈکوٹا کی روانگی ملتوی کر دی گئی۔ اور پائیلیٹ مقامی ایرویز کے طیارہ سے رنگون کو روانہ ہو گئے۔

روس میں نئی قسم کے ایٹم بم کا تجربہ

آزمائش کا مقصد دھماکے کے ردعمل کا معائنہ تھا

ماسکو ۸ ستمبر۔ پرسوں رات یہاں تاس ایجنسی کے ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ روسی سائنسدانوں نے پچھلے دنوں ایک نئی قسم کے ایٹم بم کی آزمائش کی ہے۔ یہ اقدام سائنٹیفک ریسرچ کے منصوبے کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ تجربہ ایٹم بم کے دھماکے کے اثرات دیکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں روسی سائنسدان اور انجینئر ایٹمی حملہ ہونے کی صورت میں ملک کے بچاؤ کے مسائل کو آسانی کے ساتھ حل کر سکیں گے۔

جنوبی ویٹ نام کو مکمل آزادی

سیگاؤں ۸ ستمبر۔ فرانس نے کل جنوبی ویٹ نام کا اقتدار پوری طرح مقامی باشندوں کے حوالے کر دیا۔ چند کلیدی عہدے جو اب تک فرانسیسیوں کے پاس تھے۔ کل وہ بھی مقامی باشندوں کے سپرد کر دیئے گئے۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کا مسئلہ

برطانیہ امریکہ کی حمایت کریگا

لندن ۸ ستمبر۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ میں اس امر پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ کہ اس سال جنرل اسمبلی میں چین کی اقوام متحدہ میں شمولیت کا سوال نہیں اٹھایا جائیگا برطانیہ نے کمیونسٹ چین کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن برطانیہ فی الحال چین کی رکنیت کے سوال کو نہیں اٹھانا چاہتا۔

چین کے آئین کا مسودہ منظور

ہانگ کانگ ۸ ستمبر۔ چین کی پہلی عوامی کانگرس نے کل چین کے آئین کا مسودہ منظور کر لیا نائب چیئرمین مسٹر لیو پوچی کی رپورٹ بھی کانگرس نے منظور کر لی۔ ریڈیو کے اعلان کے مطابق مسٹر لیو پوچی نے اپنی رپورٹ میں بتایا۔ کہ گذشتہ سال چینی عوام کی تہذیبی اور مادی ترقی کے کتنے کام [illegible]

ٹوکیو ۸ ستمبر۔ ٹوکیو کے محکمہ موسمیات کے افسر اعلیٰ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ موسمی مشینوں پر غیر معمولی فضائی دباؤ کا اثر پڑ رہا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ دباؤ روس کے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے

اسلام کا عظیم الشان نشان

احمدیت کے متعلق مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر احمدیت کی حجت پوری ہوتی ہے

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زوجام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک ماہ ۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کا امدادی کام

نوجوانوں نے چار دن کے اندر اندر ۱۶ ہزار ٹیکے لگائے۔ بنگال کے مشہور روزنامہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) مبلغ سلسلہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے احمدیہ ڈھاکہ اور نرائن گنج کی زیر نگرانی ریلیف کا کام باقاعدہ ہو رہا ہے نارائن گنج کے نوجوانوں نے کیمپوں میں ڈیوٹی دینے کے علاوہ سیلاب زدہ علاقہ میں چار دن کے اندر اندر ۱۶ ہزار کے تریب ٹیکے لگائے ہیں۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی کارکن بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور بیگم صاحبہ چودھری انور احمد صاحب کاہلوں بیگم صاحبہ شیخ کی ہدایات کے ماتحت عورتوں میں ریلیف کا کام کر رہی ہیں۔ مورخہ ۱۵ ستمبر کو مولوی احسان اللہ صاحب۔ مولوی محمد اجمل صاحب شاہد اور خاکسار نے موضع پگلا میں کشتی کے ذریعہ دورہ کیا اس گاؤں کی اکثریت اچھوتوں پر مشتمل ہے۔ ہم ان کے لیڈر شری نشی کمار کے مکان پر پہنچے۔ اور ان کو بتایا کہ ہم جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں۔ اور ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ تو وہ خوش ہوئے۔ ہم نے ان میں دودھ اور دوائیاں جو ہم اپنے ساتھ لے گئے تھے تقسیم کیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ میرے ساتھ کشتی پر چلیں۔ تاکہ آپ سیلاب زدوں کی حالتِ زار اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ چونکہ ہمارے پاس اس وقت تک دودھ اور دوائیاں ختم ہو چکی تھیں۔ اس لئے ہم نے انہیں بتایا۔ کہ ہم چند روز میں مزید سامان لیکر حاضر ہونگے تاکہ سارے گاؤں اور ملحقہ علاقوں میں چکر لگا کر ان لوگوں میں اسے تقسیم کر سکیں۔ اس کے بعد ہم نارائن گنج گئے۔ اور ان کیمپوں کا معائنہ کیا۔ جن میں ہمارے احمدی نوجوان کام کر رہے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ہمارے ریلیف کے کام کا عوام پر اچھا اثر ہے۔ چنانچہ بنگال کے مشہور روزنامہ اخبار "سنگباد" نے تعریف کے طور پر حسب ذیل الفاظ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا ہے:۔

"امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ بھائیوں کی مدد کے سلسلے میں ہر احمدی سے کھانا۔ کپڑا اور نقدی دینے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے اپنی طرف سے بھی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی معرفت دو ہزار روپیہ ارسال فرمایا ہے اور مزید روپیہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے نیز آپ نے مشرقی پاکستان کے لئے ایک سیلاب کمیٹی بنائی ہے۔ ڈھاکہ نارائن گنج اور تیج گاؤں کے علاقہ کے دیہات میں انجمن احمدیہ کے والنٹیرز گھوم گھوم کر امدادی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ چاول۔ دودھ دال اور دوائیاں ان کے ساتھ ہوتی ہیں جنہیں وہ تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے سیلاب زدگان میں نقدی بھی تقسیم کی ہے۔ نارائن گنج کے علاقہ میں ۱۵ والنٹیرز تین ریلیف کیمپوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور سیجل پاڑہ اور پگلا میں اچھوت اقوام کے سیلاب زدگان کو انہوں نے

(باقی کالم ملا پر)

کھانے کی اشیاء اور دوائیاں بھی پہنچائی ہیں۔ آٹھ نوجوانوں کی ایک پارٹی نرسندھی کے علاقہ میں دوائیاں اور ٹیکے وغیرہ دینے کے لئے دورہ کر رہی ہے۔ تیج گاؤں کے والنٹیرز روٹری کلب والوں کے ساتھ مل کر ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔"

(سنگباد ۱۲ ستمبر ۱۹۵۴ء ڈھاکہ)

سنگاپور سیٹو کی ریزرو فوج کا مرکز ہوگا

کین بیرا ۱۷ ستمبر۔ برٹش ایر مارشل سر جان سلیسر نے ایک ملاقات میں کہا۔ کہ سیٹو کے تحت سنگاپور ہی محفوظ فوج کا مرکز ہو سکتا ہے۔
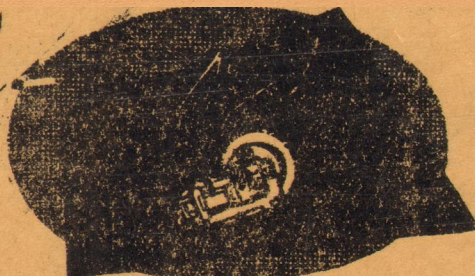
چوہدری صاحب نے دن رات گریہ وزاری اور آہ و فریاد کی۔ اس کے ہاں سے غربت جاتی رہے۔ اور فارغ البالی آئے۔ مگر اس کی زمینوں سے کچھ پیدا نہ ہوا۔ بلکہ پانی کی کمیابی کے باعث اس کی نہری زمین کی پیداوار میں بھی کمی آگئی۔

رنج و غم میں ڈوبے ہوئے چوہدری کو اس کے ہمسائے نے کہا بھائی صاحب صرف دعاؤں سے کچھ نہ ہوگا۔ ذرا ہاتھ پیر بھی تو ہلایئے۔ مشہور مقولہ ہے۔

ہمتِ مرداں مددِ خدا

چوہدری نے درد و کرب سے لپٹی ہوئی آواز میں کہا بتلیئے میں اپنی مدد کیسے کر سکتا ہوں؟ ہمسائے نے جواب دیا پہلے ایک ڈیزل انجن خریدیئے پھر دیکھئے خدا کیا کرتا ہے۔

چنانچہ چوہدری نے اپنی زمینوں پر بیکو ڈیزل انجن نصب کروالیا۔ اگلے سال چوہدری کی بنجر اور نہری زمینوں سے اتنی فصل پیدا ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

اس طرح چوہدری اپنے گاؤں کا ایک نہایت خوشحال زمیندار بن گیا۔

بٹالہ انجینئرنگ کمپنی پاکستان لمیٹڈ

مال روڈ لاہور

برانچیں:۔ ڈنولی روڈ کراچی۔ جے نی روڈ چٹاگانگ